اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم• بسم اللہ الرحمٰن الرحیم•

یَسْئَلُوْنَکَ عنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ. (البقرہ)

السابق: الخمر:

ہم بہت کچھ پڑھکر معلوم کرتے رہتے ہیں۔ بہت کچھ سن کر۔اور بہت کچھ دیکھ کر۔ ہماری عقل بہت کچھ سوچتی اور نتائج پیدا کرتی رہتی ہے۔ہمیں چاہئے کہ حصول علم کا ذریعہ کوئی سا بھی ہو، پرکھ اور جانچ کو اپنی عادت بنالیں، پھر جو کچھ دینِ حق ''اسلام'' کی کسوٹی پر پورا اترے اسے قبول بھی کریں اور عمل بھی.

مضمونِ زیرِ نظر سے مطالعہ میں آنے والے خصوصی الفاظ کے معانی و مطالب کا تعارف حاصل کرنا قاری کے ذہن کو قبول کرنے کیلئے تیار کریگا اور وہ خود کو روبہ عمل لانے پر بآسانی آمادہ ہونگے۔

خصوصی الفاظ؛ معانی و مطالب:

نص:ماسیق الکلام لاجلہٖ:[مقصدِ کلام۔] قطعی:مایمنعک عن الشکِ والریب[شک وانکار سے مانع]

دلالت: کسی چیز کیطرف رہنمائی۔ استدلال: دلیل پکڑنا، نتیجہ نکالنا۔

دلیل: جس سے رشد و ھدایت ملے۔ ثبوت: ثابت کرنا، {واقعی ہے/ واقعی نہیں ہے}

صریح: واضح، لفظوں میں موجود/ معنیٰ بیّن طور پر عیاں۔

اَنصاب: کھڑی کی جانے والی چیزیں، بت جن کیے لئے قربانی دی جائے۔

الاثم: گناہ، جرم۔ ازلام: فال کے تیر/ پانسے۔

رِجس: وہ گند جس سے گھن آئے۔ شیطان: سرکش، شرارت پسند۔

اجتناب: ہٹانا، بالکل دور رہنا۔ اِنتہاً: بالکل رک جانا، آخری حد۔

فلاح: کامیابی، خوشحالی، نجات۔

صحابی: وہ مسلمان جسے رسول اللہﷺ سے باریابی حاصل ہوئی (آپکی ۶۳ سالہ زندگی میں)

خمر: انگوری شراب، چھپانا، بغض رکھنا، غافل کرنا۔

علّتِ مشترکہ: قرآن/حدیث میں، کسی چیز کے حکم کی وہ وجہ جو کسی اور چیز میں بھی پائی جائے۔

قیاس: ً ً آئے ہوئے کے مطابق کسی دوسری چیز کا حکم بوجہ علّتِ مشترکہ۔

عرضُ ذوقدرٍ :

عظیم ترین کام خودی کی پہچان۔(مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جو فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کی تعمیل ہے۔)
یہ کارنامہ انسان نے کر دکھایا۔(فَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ. اسکا اعتراف ہے ایک طرف اسکی کمزوریاں (خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا) دوسری طرف اسکیلئے اظہارِ محبت (انه كان ظلوماً جَهُوْلًا)۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اسکے بدترین دشمن کی سازشوں کی طرف نظر کرکے یوں کہا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ (جو اس کیلئے بہترین تنبیہ ہے) مگر حقیقی مالک (خَلَقَ الْاِنْسَانَ) نے اِسکا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں دیدیا، جسکے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا (يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ) تو انسان نے منزلِ مقصود کی طرف قدم بڑھایا۔(امنوا و عملو الصالحات ثم اسْتَقَامُوْا) اپنی کمزوریوں پر قابو پایا (اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ...)
اور دشمن کو زمین چٹا کر اسپر غالب آیا (كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ) تو دشمن خاک بہ سر ہوا (نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ۔)

اُس یدُ اللہ ﷺ نے اِسپر کلام اللہ کا شامیانہ تان دیا (قد تركت فيكم ،اِنْ اعتصمتم بهٖ لن تضلّوا كتاب الله)، اسکے گرد اپنی گفتار کی قناطیں (يُعَلِّمُكم..و.. ما لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ) اور اسکے آگے اپنے بے داغ کردار کا سراجِ منیر رکھ کر کہا: اِتَّبِعُوْنِيْ ! ،قد لبثتُ فيكم عُمُرًا من قبلهٖ۔ یوں یہ مشتِ خاک (خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِيْنٍ) پیروِ صاحبِ لولاک (مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه) بن کر نجم الھدیٰ (اصحابی كالنجوم..) بنا، جسکی لو آج بھی سوءِ منزل راہ دکھا رہی ہے (اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰيهُمُ اقْتَدِهْ)
اور بیانِ نُعمانؒ (رُبَّ مبلَّغٍ اوعىٰ من السامع) پیشواءِ اھل ایمان (..اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ) حقّا کہ وہ امامِ محبوبانِ الہٰ (يُحْبِبْكُمُ الله) و تلمیذ مقرّبانِ خاتم الانبیاءَ (اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ) جو سابقون اہل دار النعماَ (فِى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ) محافظِ مفاہیمِ وراثتِ رسولِ اللہ (العلماَ ورثۃ الانبیاَ) و وضاحتِ کلام اللہ، احادیثِ رسول الہ ہے
کمزور انسان کی کمزوریاں (خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ) اسکے اللہ کی یاوریاں (اَيَّدَكَ بنصرهٖ)، بشارتوں کی ،پھر برسات (فَبَشِّرْ عِبَادِ • الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ) اور غیر مختتم نعم والی جنّات (هى دارُ القرار)۔ انسان کی سعی مشکور (كَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوْرًا) اور رب کی طرف سے شراب طہور (وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا)

یہ سب ہمیں اپنے اندر جھانکنے (حاسِبُوْا قبل اَنْ تُحاسَبوا۔ الحديث)[پکڑے جانے سے پہلے ہی

اپنے حال پرغور کرلو!]اوردوسروں کیلئے کچھ کرنے (وَتَوَصَوُا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوُا بِالصَّبُرِ ۰)پراُکساتی ہے لہٰذااس کمزوری پر، جونعمتِ خداوندی ''شرابِ طہور'' سےمحرومی (**من شرب حرم الله فی الآخرۃ** ص۔۳) کا سبب بن سکتی ہے۔ **یہ پیش کش** بہت قابلِ توجہ ہے۔

پینا اور پلانا:

ایمان لانے سے پہلے اکثرلوگ پیتے تھےکوئی عیب نہ عار۔سوائے چند کے جن میں ابوبکرٍالصدیق الاکبر عبیداللہ بن عثمان،امام ذوالنورین عثمان بن عفان اور العباس بن مرداس رضی اللہ عنہم مشہور ہیں۔انہی کا قول ہے: **ماانا بآخذ جهلي بيد فادخل جوفي ، ولا ارضى ان اصبح سيد قوم و امسى سفيهم** [میں ایسا جاہل نہیں کہ اپنے ہاتھ سے خمر اپنے پیٹ میں ڈالوں،اور نہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اوقات صبح میں سردارِقوم (عقلاء)ہوؤں اور شام ہوتے ہوتے احمق بن چکا ہوؤں۔]

مکی زندگی کے دوران یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالاَعنابِ تَتَّخِذُونَ مِنهُ سَكَرًا وَرِزقًا حَسَنًا'' وکان المسلمون یشربونہا وھی حلالٌ لہم (تفسیر کبیر)[انگوراور کھجور جیسے پھلوں سےتم لوگ تیار کرتے ہو غشی لانے والا مشروب اورعمدہ چیزیں(کھانے پینے کی)مسلمان وہ نشہ آور مشروب پیا کرتے تھے کیوں کہ وہ انکے لئے حلال تھا۔]

مسلمانوں کے لئے مسکراور رزقِ حلال میں کیا حرج تھا اور کیا رکاوٹ۔جب انکے اللہ تعالیٰ نے حلال رکھا تو کون روکنے والا؟ سوائے اسکے کہ بعد الہجرۃ الی المدینہ،ایک دن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کی دعوت کی۔چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے: انّ جماعۃ من افاضل الصحابۃ،صنع لہم عبدالرحمن بن عوفٍ رضی اللہ عنہ طعاماًوّشراباً حین کانت الخمر مباحاً لہم۔فاکلواوشربوا۔فلماثملوا جآءوقت صلی المغرب فقدمواا حدہم لیصلیٰ بہم۔فقرأ۔اَعبدُ ماتعبدُونَ وَ اَنتُم عَابِدُونَ مَا اَعبدُ ۰فنزلت ہذہٖ الآیت ای لاتقربواالصلوٰۃ...[بڑے رتبہ والےصحابہ کی ایک جماعت کے لئے حضرت ابن عوف نے کھانے پینے کا اہتمام کیا۔اس زمانہ میں خمر جائز تھی۔کھاپی کرمخمور ہوگئے تو نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔امامت کیلئے اپنے میں سےایک کو آگے بڑھایا اسنے نماز میں،اعبد ماتعبدون وانتم عابدون مااعبد پڑھ دیا۔تو اسپر آیت...لاتقربواالصلوٰۃ...نازل ہوئی۔

تفسیر خازن میں ہے،''حتیٰ تعلموا ماتقولون'' سبب نزول ھذہ الآیت ماروی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: صنع لنا ابن عوف طعاما۔فدعانا،فاکلناو۔قانا خمرا،قبل تحریم الخمر۔فاخذت منا،وحضرت الصلوۃ فقدمونی

فقرئت قل یآ ایہا الکافرون ۔اعبد ماتعبدون ۔ونحن نعبد ماتعبدون فخلت ۔فنزلت ..لاتقربواالصلوٰۃ وانتم سکٰری حتیّٰ تعلموا ماتقولون ..(ترمذی وقال حسن غریب)واخرج ابوداؤدولفظہٗ :انّ رجلاً من الانصار دعاہ وابن عوف فسقاہما قبل ان تحرم ۔فحضرت الصلوٰۃ فامّہم علی فی المغرب ۔فقرأ قل یآ ایھا الکافرون فخلط فیہا ۔فنزلت الاٰیۃ ..لاتقربوالصلوٰۃ ..(خلاصۃ الکلام :[کھانا ،پینا ہوا ،خمار کی حالت میں نماز کی امامت سیدنا علی نے کی اور قرأۃ میں خلط ہوا جسپر آیت آئی کہ نشہ میں نماز منع کی گئی]اور ابوداؤد میں ہے کہ انصاری کی دعوۃ کھا کر نماز مغرب کی امامت کرتے ہوئے حضرت علی اعبد ماتعبدون ۔ونحن نعبد ماتعبدون پڑھ گئے تو لاتقربواالصلوٰۃ نازل ہوئی لکھا :انّما کان قبل تحریم الخمر ۔

اس موضوع پر تفسیر روح المعانی نے دو روایتیں درج کیں اور قرائت میں خلط کا ذکر کرتے ہوئے امیر المؤمنین علی المرتضٰی کا نام لکھا ۔اور تفسیر نعیمی نے بھی ایسا ہی کیا ہے ۔

حرمت کے تدریجی مراحل :

حرمتِ خمر کے بارہ میں حضرت امام احمد بن حنبل ،حضرت امام ابوداؤد ،حضرت امام ترمذی اور حضرۃ امام ابن حاتم (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا :حضور خاتم الانبیاءؐ معصوم عن الذنب والاثم والخطاءؐ سیّدنا محمد رسول اللہ احمد آخرالانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ نجوم الھدٰی وبارک وسلم کے عہد نزول الوحی من السماءؐ میں لوگ اپنی روزمرہ زندگی میں ہرطرح کی شراب بے دھڑک استعمال کرتے تھے ۔کیوں کہ قرآن نے فرمایا :مِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِیلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْہُ سَکَرًاوَّرِزْقًاحَسَنًا [کھجور اور انگور سے تم منشیات اور رزق حسن حاصل کرتے ہو]اس زمانہ تک منشیات کی ممانعت وحرمت نہیں ہوئی تھی ۔

اُس زندگی میں بعض ایسے واقعات پیش آئے جنہوں نے حضرت عمر جیسے فطین شخصیّت (محدِثِ ملتِ احمدِ مصطفٰی) کو چونکا دیا ۔انہوں نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ شراب وجوا کے سبب بے عقلی کا عنوانِ ناملائم لاتے تھے ۔یوں ایک طرف تو انکی سبکی ہوتی ،دوسری طرف مال بھی ضائع ہوتا ۔تو حضرت عمر ،زبیر چند دیگر صحابہ رسول اللہ ﷺ سے اسکے بارہ میں بات کرنے آئے ۔اسپر یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِوَالْمَیْسِرِ ...نازل ہوئی آیت میں بتایا کہ لوگوں کیلئے اسمیں بڑا نقصان اور بہت سے مفادات ہیں ۔ساتھ ہی فرمایا :اِثْمُ ھُمَااَکْبَرُ مِنْ نَفْعِہِمَا ، انکا نقصان ،انکے فائدہ سے بڑا ہے ۔(گناہ بھی نقصان ہی ہوتا ہے ۔) امام رازی نے لکھا : فشربہا قوم وترکہا آخرون [تو اس میں کچھ شاغل رہے کچھ غافل]۔پھر جب نماز کے واقعات پیش آئے تو

اوقات الصلوٰۃ میں نشہ آور کے ترک پر ذہن کو آمادہ کیا اور فرمایا: ۔ ۔ لَاتَقۡرَبُوۡا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡتُمۡ سُکٰرٰی۔ ۔
[حالتِ نشہ میں نماز سے دور رہو۔]

ایک بار یوں ہوا کہ حضرت عُتبان بن مالک نے چند صحابہ کی دعوت کی۔ اس دوران فضیلتِ مہاجرین و فضیلتِ انصار پر بحث ہوگئی۔ جس میں جوش پیدا ہوا، خمارِ بنتِ رز کے سبب حضرت عبدالرحمان کے زخم آئے یہ بات بارگہِ نبوت میں پہنچی۔ اس موقع پر حضرت عمر نے پھر دعاً مانگی: الھم بین لنافی الخمر بیاناً شافیاً! [اے اللہ خمر سے متعلق ہمیں واضح و کافی ارشاد سے سرفراز فرما] آپکی دعاً نے بارگہہِ الٰہ شرفِ قبول پایا اور کلام اللہ العظیم نے نزول فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ۔ ۔ ۔ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ۔۔۔ ان آیتوں کے نزول پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: انتھینا یارب تو دیگر صحابہ بھی بولے: الٰھم قد انتھینا. اس حدیث کو متعدد ائمہ حدیث تفسیر وفقہ نے روایت کیا؛ جن میں امام احمد، ابوداوٗد، ترمذی، ابن حاتم امام رازی، خازن، ابن کثیر، حکیم الامت احمد یار (رحمھم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔)

المائدہ والی آیتوں کے نزول پر حضرت عمرؓ بولے: اے خمر! تجھے میسر (جوا) انصاب (بت) اور ازلام (شرکیہ تیر بازی برائے قمار) سے جوڑا گیا ہے، تُو دفع ہوجا۔ اسپر لوگوں نے شراب بالکل ترک کردی۔
(ابن منذر عن سعید، تفسیر درمنثور)

حضرت بریدہؓ نے کہا: میں مجلسِ شراب سے اٹھ کر حضرتِ رسول اللہ ﷺ میں پہنچا تو حرمتِ شراب کی آیت آچکی تھی۔ میں نے واپس جا کر اہلِ مجلس کو وہ آیت سنائی۔ انہوں نے صراحیاں اُندھا دیں اور کہا: اے رب ہمارے! ہم رک گئے۔ (تفسیر درمنثور، طبری، المائدہ: ۹۰، ۹۱) **{اللّٰھم: صحابۃ رسول اللہ !}**

منشیات کی مذمت۔

حضرت امام قتادہ تابعی نے کہا، غزوہ احزاب کے بعد المائدہ میں شراب حرام قرار پائی۔ شراب لوگوں کو بےوقوف بناتی ہے۔ (عقل کو تباہ کرتی ہے)، مال ضائع کرتی ہے، ذکراللہ خصوصاً نماز سے دور کرتی ہے۔
حضرت علی بن محمد اسکی ذم میں لکھتے ہیں: قُلۡ فِیۡھِمَآ (اے فی الخمر والمیسر) اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ (ای وزر عظیم)۔ و قیل اِنَّ الخمر عدوٌ للعقل۔ فاذ اغلبت علیٰ عقل الانسان، ارتکب کل القبیح۔ [کہ ان میں (یعنی خمر و قمار میں) گناہ ہے بہت بڑا۔ کہاوت ہے کہ منشیات عقل کی دشمن ہیں۔ جب یہ عقل انسانی پر چھا جاتی ہے، تو وہ ہر گری ہوئی حرکت کر گزرتا ہے۔ (الخازن)

روایت ہے کہ ایک نکو کار شخص کو شراب پلائی گئی پھر اُس نے زنا جیسا ذلیل گناہ کیا، قتل جیسا بڑا جرم بھی۔ لہٰذا یہ برائیوں کی ماں (جڑ) قرار پائی، اس سے بچو! (ابن کثیر)

اجتمعت الامۃ علیٰ تحریم الخمر وانّہٗ یُحدُّ شاربہا ویفسق بذالک مع اعتقاد تحریمہا۔ فان استحلّ کفر بذٰلک ووجب قتلُہٗ۔ [عقل کو اندھا کرنے والی (یہ خمر کا ترجمہ ہے۔) کے حرام ہونے پر اجماعِ امت ہے۔ اور اس پر بھی کہ شرابی کو حد لگے گی، اسکو حرام ماننے تو فاسق ورنہ کافر (مرتد) قرار پائیگا اور واجب القتل ہوگا۔] (الخاذن)

{فاسق کی مسلم معاشرہ میں کوئی عزت نہیں۔ وہ بطورِ گواہ مردود، بطور امام نا قابلِ قبول، اسے از خود سلام کرنا ممنوع، اس سے اخوۃ کا اظہار مکروہ ہے۔ اس پر آئین کی دفعہ ۶۲ و ۶۳ لگے گی)

حضرت عبداللہ بن عَمرو نے فرمایا: یہ آیت توریت شریف میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو اس لئے نازل کیا تاکہ باطل کو مٹادے۔ آلات موسیقی ہر قسم کے، سارے ناجائز قرار دئے۔ اللہ الکریم اپنی عزت کی قسم کے ساتھ فرماتے ہیں: نشہ والی کے حرام قرار پانے کے بعد، جو اسے پیئگا میں اسے روز قیامت پیاسا رکھوں گا۔ اور جو اس سے بچے، اسے شراب طہور (جنتی شربت) پلاؤنگا۔ (ابن کثیر اردو)

اسی میں ہے: جس نے نشہ کے سبب ایک بھی نماز ترک کی اس سے (گویا کہ) دنیا کی کل بھلائی چھن گئی۔ اب اللہ کو حق حاصل ہے کہ اُسے طینۃ الخبال (جہنمیوں کی نُچڑی گندگی) پلائے۔ الحدیث۔

ایک اور حدیث میں ہے: جس نے شراب پی، پھر توبہ نہ کی، وہ آخرت میں محروم رہیگا۔ (ابن کثیر)

علی بن محمدؒ نے لکھا: لمّا انزل اللہ تعالیٰ ...لاتُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَااَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ...وَ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۰ وکانت الخمر والمیسر ممایستطاب عندہم، بیّن اللہ فی ہٰذہٖ الآیت الخمر والمیسر غیر داخلی جملۃ الطیّبات المحللات بل ہما من الجملۃ المحرمات۔ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ یعنی من تزیینہٖ واغوائہٖ ودعائہٖ ایاکم الیہا... فَاجْتَنِبُوْہُ یعنی کونوا جانبًا منہ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۰ [...یہ آیتین تب آئیں جب نشہ اور جوا انکو پسند تھا۔ تو انہیں بتایا گیا کہ یہ حلال چیزیں نہیں بلکہ حرام ہیں۔ ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ یعنی اسکی پرکشش بنائی ہوئی، اس کے گمراہ کن ہتھکنڈوں میں سے، جن کی طرف وہ تمہیں بلاتا ہے، ان سے کنارہ کش ہوجاؤ۔ اس طرح سارے امتحانات حیٰوۃ الدنیا میں کامیاب ہوجاؤ گے۔]

الرازی نے لکھا: مِنْ عملِ الشیطٰن لانّ الشیطان نجسٌ خبیثٌ لانہٗ کافرٌ والکافر نجسٌ لقولہ تعالیٰ: اِنَّما المشرکون نجسٌ...والخبیث لایدعوا الا الی الخبیث والخبیثات للخبیثین۔ فالمراد من تلک الاضافتِ المبالغۃ فی کمال قبحہٖ وقال

انہ تعالیٰ لماوصف ہٰذہ الاربعۃ بہٰذین الوصفین قال فاجتنبوہ ای کونوا جانباً منہ۔[من عمل الشیطٰن، کیونکہ شیطٰن ناپاک اور گندہ ہے کیونکہ وہ کافر ہے۔اور کافر کا نجس ہونے کا قرآن نے بتایا: انما المشرکون نجس، اور گندہ تو گندے کی طرف ہی بلائیگا، الخبیثات للخبیثین!..اسکی بڑی خباثت کا ذکر کیا..اور فرمایا: رک جاؤ!] (الکبیر)

حرمتِ شراب پر کئی طرح سے زور دیا گیا (!) اسے بت پرستی سے ملایا گیا ہے، (!!) اسے رجس یعنی گندی ناپاکی کہا (!!!) اسے عملِ شیطان کہا جو ساری خرابیوں کا سرچشمہ ہے۔ (lv) اس سے بچنے کا حکم دیا. (v) فلاح کا تعلق اس سے بچنے سے جوڑا گیا۔ (v!) اس سے دنیا وآخرت کا خراب ہونا، بتایا گیا؛ کہ آپس کی دشمنی اور اللہ ورسولہٗ سے ترکِ تعلق، آخرت کی بربادی ہے۔ (حقانی)

الاحادیث النبویہ:

منشیات کی حرمت پر بہت ساری حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ جب کوئی مسلم انکا مطالعہ کریگا اسکے دل میں اللہ کا ڈر اور رسول اللہ سے حیا پیدا ہوگا۔ اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریگا۔ اسطرح یقیناً اسکا ایمان منشیات کے ترک پر اسے مجبور کریگا۔ ھدایت واصلاح کیلئے چند احادیث درجِ ذیل ہیں۔

(۱) سمع عبدُ الرحمٰنِ عثمانَ بنَ عفانَ رضی اللہ عنہما، قال: اجتنبوا الخمرَ فانہا امُ الخبائثِ ...فانہا واللہ لا تجتمع الایمانُ وادمانُ الخمرا الّا لیوشک ان یخرج احد ہما صاحبہ۔[دوور رہو شراب سے، اسلئے کہ وہ بڑی برائیوں کی جڑ (ماں) ہے۔ قسم بخدا حقیقتِ حال یہ ہے کہ ایمان اور روز کی شراب نوشی ایک ساتھ نہیں ہوتے۔ جلد ہی ان میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرتا ہے۔ (نسائی شریف)

(۲) الشارب..لم تُقبل منہ صلوٰۃ سبعاً واذا مات فیہا مات کافراً۔[شراب نوش کی سات دن کی نماز قبول نہیں اگر اسی میں مرا تو کافر مرا۔] دوسری حدیث میں ۴۰ دن کی نماز آئی ہے۔

(۳) عن ام سلمۃ قالت رضی اللہ عنہا: نہیٰ رسولُ اللہ ﷺ عن مسکرٍ ومفترٍ۔ (متفق) [بے عقل کرنے والی (نشہ آور) اور بے حواس کرنے والی (سُن کرنے والی) سے اللہ کے رسول نے رک جانے کا حکم دیا۔]

(۴) عن عائشۃ الحمیرٰی رضی اللہ عنہا، انّ رسول اللہ ﷺ سُئل عن البتع۔ قال: کل شرابٍ اسکر فھو حرامٌ۔[رسول اللہ ﷺ سے کھجور کے شربت بارہ دریافت کیا گیا تو فرمایا: جب نشہ لانے والا ہو تو حرام ہوگا۔] (کھجور وغیرہ کا ڈُلال خواہ آگ پر بھی پکایا ہوا ہو، جب تک نشہ آور نہیں نبیذ کہلاتا ہے۔ جب نشہ آور ہو تو حرام ہوتا ہے۔

(۵) سأل (رجل) النبی ﷺ عن شرابٍ یشربونہٗ بارضھم من الذرۃ۔ فقال کل مسکرٍ حرام۔ وانّ علی اللہ عہداً

لمن یشرب المسکر ان یسقیۂ من طینۃ الخبال۔....قال:عرَق اہل النار۔

(۶) ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ عن علقمۃ وحمادٍ عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ،رضی اللہ عنہم عن النبی ﷺ قال: لاتشربوا مُسکراً [حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نے روایت کی ....رسول مکرم ﷺ نے فرمایا نشہ لانے والی مت پیو۔ مسندِ امام اعظم

(۷) ابوحنیفۃ عن ابی عونٍ محمدٍ الثقفی ...عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنہم،قال:حُرّمت الخمرُ قلیلہاوکثیرھاوالسکرُ من کل شرابٍ۔ [حرام ہوئی انگوری شراب خواہ تھوڑی یا زیادہ،اور ہر نشہ آور شراب](نشہ کے ساتھ مقید فرمایا)

(۸) ترجمہ:انگوری شراب بذات خود حرام ہے۔اور نشہ آور مشروب کی نشہ آور مقدار۔(معجم کبیر:ج ۱۰)

{حدیث ۷ میں صفتِ نشہ آوری اور ۸ میں مقدارِ نشہ آور بتائی گئی ہے۔}

(۹) عن انسٍ رضی اللہ عنہ لَعن رسولُ اللہ ﷺ فی الخمرِ عشرۃً : عاصرہا،معتصرہا،شاربہا،ساقیہا،حاملہا،المحمولۃ الیہا،بائعہا،مبتاعہا،واہبہا،آکل ثمنہا۔(ترمذی)[رسول اللہ ﷺ نے انگوری شراب بارے دس پر لعنت کی نچوڑنے،نچڑوانے والے،پینے والے،پلانے والے،اٹھانے والے،جسکی طرف لیجائی جائے،بیچنے والے بکوانے والے،کسی کو مفت دینے والے پر اور اسکی قیمت کھانے والے پر۔

{ملعون:ہر بھلائی،خیروخوبی سے محروم اور غیظ وغضب کا نشانہ۔}

(۱۰) عن دیلم الحِمیَری قال:قلتُ یارسول اللہ !اِنّا بارضٍ باردۃٍ ونعالج فیہا عملاً شدیداً۔وانّا نتخذ شراباً من ھٰذا القمح نتقوّی بہٖ علیٰ اعمالنا وبردِ بلادنا قال ھل یُسکر؟قلتُ نعم قال فاجتنبواہُ قلتُ اِنّ الناس غیر تارکیہ۔قال ان لم تترکوہ،'' قاتلوہم''۔(ابوداؤد)[حضرت دیلم کہتے ہیں میں نے عرض کی،یارسول اللہ،ہم سخت سرد علاقہ کے رہنے والے ہیں۔سخت موسمی حالات میں محنت کرنے والے ہیں،ہم گندم سے شراب بناتے ہیں۔اس سے اپنے کام کاج میں اور موسمی حالات سے نمٹنے میں تقویت حاصل کرتے ہین۔پوچھا،آیا وہ خمار لاتی ہے؟ کہا جی ہاں۔تو فرمایا:اس سے دور رہو۔میں نے عرض کی۔لوگ اسے ترک نہ کریں گے۔تو فرمایا:اگر ترک نہ کریں تو ان سے لڑو؛(جنگ کرو!)

(۱۱) عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنہما قال،قال رسول اللہ ﷺ:مُدمنُ الخمرِ ،ان ماتَ لقی اللہَ تعالٰی کعابدِ الوثن۔ [ہمیشہ کا شرابی مرے پیچھے اللہ عزوجل سے بت پرست کی حیثیت میں ملے گا۔(بخاری فی التاریخ)

(۱۲) قال رسول اللہ ﷺ:شاربُ الخمرِ کعابدِ الوثن۔(البزاروابن ماجۃ)وفی الاُخرٰی،شارب الخمر کعابدلات والعُزّٰی۔[شرابی،بت پرست کی مانند ہے۔]

(۱۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فرمایا اللہ عزّ وجلّ نے: میری عزت کی قسم، جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا، اسے اتنی ہی پیپ پلاؤ نگا۔ اور جو میرے ڈر سے چھوڑ دے، اسے حوضِ قُدس سے پلاؤ نگا۔ (احمد)
{علیٰ العموم خمر سے مراد نشہ لانے والی چیزیں ہوتی ہیں۔}

(۱۴) ابوحنیفۃ ... رضی اللہ عنہم۔ عن النبی ﷺ قال: اِنّ اللہ حرّم علیکم الخمر والمیسر والمز ماروالکوبۃ [بیشک اللہ پاک نے تم پر خمر، میسر، آلاتِ موسیقی، اورڈھول، طبلہ، سارنگی وغیرہ کو حرام قرار دیا۔ (مسند امام اعظم)

یہ تو براہِ راست احادیث نبویہ ذکر کی گئیں۔ اب فقہ سے اسکا حکم ذکر کیا جاتا ہے۔

الفقہ :

لِلا مام الاعظم ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ۔

تحقیق: کوئی کلمہ جس معنیٰ کیلیئے وضع کیا گیا ہو وہ معنیٰ لغوی کہلاتا ہے۔ یعنی اہل زبان کے ہاں اس لفظ کا معنٰی۔ اور جو اسم کسی چیز کیلیئے وضع کیا گیا ہو، اس چیز کیلیئے اس اسم کا استعمال 'حقیقت' کہلاتا ہے ورنہ مجاز و اصطلاح۔ چنانچہ کلمہٗ 'خمر' کا لغوی معنیٰ شروع میں گزرا۔ کلمہ خمر جس چیز کے لئے وضع کیا گیا تھا وہ تھی انگوری شراب نہ کہ ہر شراب۔ کیوں کہ دوسری چیزوں سے بنی شرابوں کے الگ نام ہیں۔ جن میں سے چند کا ذکر احادیثِ مذکورہ میں آیا۔ البِتع، شہد سے بنی، المِزر، غلہ سے اور النقیع، تازہ کھجور یا کشمش سے۔

خمر کے علاوہ شرابوں کو عرب، لفظ شراب سے تعبیر کرتے تھے۔ مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ البِتع و المِزر کہہ کر انکا حکم دریافت کیا گیا، جبکہ قرآنِ کریم میں فرمایا تھا، انما الخمر.. اس وجہ سے عرب کے ذہن میں دوسری اقسامِ شراب کا خیال آیا۔ گر خمر ہر شراب کو کہا جاتا ہوتا تو یہ سوال پیدا ہی نہ ہوتا غور کریں کہ سوال کے جواب میں ''مُسکر''، یعنی نشہ پیدا کرنے والی کا ذکر آیا۔ لہٰذا 'خمر' اور چیز ہے، اور دوسری شرابیں چیزِ دیگر۔

جب یہ حقیقت سامنے آچکی تو ظاہر ہے کہ 'خمر' کا حکم دیگر منشیات سے جدا ہونا چاہئے۔ اسی لئے حضرت سیدنا امامُ الائمۃ الامامُ الاعظم ابوحنیفۃ حضرۃ نعمان بن ثابت سید اصحاب الرائے رضی اللہ عنہما نے ہر ایک کے احکام مفصلاً سکھائے۔ جنکا ذکر آرہا ہے۔

حکیم الامت حضرت احمد یار نعیمیؒ نے لکھا: (البقرۃ: ۲۱۹) عرب میں صرف انگوری شراب کو خمر کہتے ہیں دیگر منشی شربتوں کو 'شراب'۔ اسی لئے انگوری شراب کی حرمت قطعی ہے۔ اور باقی اشربہ کی ظنی۔ انگوری شراب

بہر حال اور بالاتفاق حرام ہے۔خواہ نشہ دے نہ دے، حرام ہے۔دیگر کی حرمت مختلف فیہ۔

امام راغبؒ نے لکھا: الخمر سُمّیت لکونہا خامرۃٌ للعقل ۔وھو عند بعض الناس اسمٌ لکل مسکرٍ ،وعند بعضھم اسمٌ للمتخذ من العنب والتمر لماروی عنہ ﷺ: ''الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنب [عقل کو ڈھانپ لینے کے سبب اسکا نام خمر ہے۔اسکا یہ نام بعض علماءَ کے نزدیک ہر نشہ آور کیلئے ہے۔اور بعض کے نزدیک صرف اس کا نام الخمر ہے جو انگور اور خرما (چھوہارا) سے حاصل کی جائے۔ایسا انکے نزدیک اسلئے ہے کہ آپ ﷺ سے مروی ہے: الخمر ان دو درختوں سے بنتی ہے، جو انگور اور کھجور ہیں۔(المفردات)]

اب غور کرنے سے یہ سامنے آتا ہے کہ جن علماءَ نے ہر مُنشّی کو خمر سمجھا انہوں نے اُن میں عقل کو بری طرح متأثر کرنے کا معنٰی دیکھا تو مجازاً ہر مسکر کو خمر کہا۔یعنی خمر کا حکم سب پر نافذ فرمایا۔(اسپر دلیل امام راغب کی اپنی تحریر 'سُمّیتْ لِکَوْنِہا' .لکھنا ہے۔) اور جنھوں نے صرف انگوری اور کھجوری کو الخمر کہا انہوں نے وضع لغوی کو لیا۔جسکی تائید مندرجہ بالا حدیث سے ہوئی۔

الخمر عند الامام الاعظم ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الخمر عند الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ التی من ماء العنب ،اذا غلّی واشتدی وقذف بالذبد۔...ثم اطلاق الخمر علی ماذُکر مجازٌ عندنا وھو معروف عند اھل اللغت (روح المعانی) [امام ابو حنیفہ کے نزدیک الخمر انگوری شراب ہے انگور کا نچوڑ جب جوش مارے، اور اسمیں تیزی آئے، اور جھاگ ابھرے۔...(۳ مرحلہاءِ تکمیل ہیں۔)]

سیّدُ نا امام اعظم کے مطابق خمر کا لفظ لغت میں صرف اسی شراب کیلئے موضوع ہے جو انگور سے بنی ہو۔پھر مشارکتِ صفتِ ستر العقل کے سبب دیگر شرابیں، حکماً اسکے تحت لائی گئیں حدیث میں ہے انّ الرسول ﷺ سُئل عن البتعِ ،فقال: کل شرابٍ اسکر فھو حرامٌ ۔(متف) ونہٰی رسول اللہ ﷺ عن مسکرٍ ومفترۃٍ ،وکل مسکرٍ فھو حرامٌ

رسول پاک کا دیگر اشربہ کو لفظ خمر سے ذکر فرمانا شرعی طور پر حقیقی اطلاق ہے۔اسکی مثال کلمات، صلوۃ، زکوٰۃ، صوم ہیں۔انکا جو شرعی معنٰی لیا گیا ہے وہ شرعاً حقیقی معنٰی ہے نہ کہ لغۃً حقیقی۔اسطرح لغوی معنٰی شرع میں مجازی ہو جائے گا۔(روح امعانی سے مستفاد)

احکام الفقہیۃ الحنفیہ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خمر پیئے اسے کوڑے مارو۔پھر بھی پیئے، پھر مارو، پھر پیئے، پھر مارو، اگر پھر پیئے تو اسے قتل کردو! (ترمذی عن معاویۃ: ص ۲۲۸، نور محمد، کراچی)

نبی اللہ ﷺ نے شاب الخمر کو اسی کوڑے مروائے۔ (ابن ابی شیبہ، ج:۷)

نبی اللہ ﷺ نے شرابی کیلئے فرمایا، اسے اسی کوڑے مارو! (شرح معانی الآثار:)

مذھبُ الامام الاعظمؒ:

۱۔ ____________________

خمر حرامِ قطعی ہے اور باقی ساری حرامِ ظنّی ہیں۔ خمر کے علاوہ دوسری شراب اگر کوئی پیئے گا اور اسے نشہ ہوگا تو اسپر حد لگائی جائیگی۔ یہ حدِ شرعی لگانا لازمی ہوگا۔ (ھدایہ و شامی)

خمر کا ایک قطرہ اگر کوئی پیئے تو اسپر حد لگانا ضروری ہوگا {خواہ نشہ ہو خواہ نہ ہو} (ھدایہ شریفہ)

فتویٰ یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والی پتلی (سیال یعنی بہہ جانے والی) چیز مثلاً انگوری شراب (الخمر)، تاڑی یا کچھ بھی کہلاتی ہو، کسی بھی چیز سے بنائی جاتی ہو، مطلقاً حرام ہے۔ اسکا ایک قطرہ بھی جائز نہیں (ملخصاً عن شامی

خمر نجاستِ غلیظہ ہے۔ یعنی قطرہ بھر بھی ناپاک کردیگا اور اسکے پینے والے کو بطورِ حدّ شرعی اسی کوڑے لگیں گے .....یُحدُّ شارِبُھا (ای الخمر) وان لم یسکر منہا [خمر نوش کو ۸۰ کوڑے لگیں گے خواہ اسے خمر سے نشہ نہ بھی ہوا ہو۔ (تفسیراتِ احمدیہ۔ از حضرت احمد سرھندی رحمہ اللہ۔)

رُوِیَ عن علیٍ رضی اللہ عنہ فی حرمتِ الخمر: ''لو وقعت قطرۃ تہا فی بئرٍ فبُنِیَت مکانہا منارۃٌ لم اُوذِن علیہا۔ لو وقعت فی بحرٍ ثم جفت، فنبت فیہ الکلاء لم ارع بھا۔ [المولیٰ العلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے: اگر کسی کوئیں میں خمر کا قطرہ گرے اور پھر اسپر مینار بنادیا جائے، اسپر چڑھ کر اذان بھی نہ دونگا۔ اگر کسی آبنا میں گرے، سوکھنے پر وہاں گھاس اُگے، میں وہاں جانور بھی نہ چراؤں۔ (نُسخت من احمدیہ)

بھنگ، اُفیون وغیرہما منشیات بھی حرام ہیں۔ بھنگ میں ۱۲۰ خرابیاں ہیں۔ اور افیون کے عادی کا خاتمہ خراب ہوتا ہے۔ تمبا کو وحقہ سے نشہ کرنا بھی حرام ہے۔ جب تک مُنھ سے بو آئے مسجد جانا، اللہ کا نام لینا، قرآن وحدیث وفقہ پڑھنا سب منع ہے۔ منشیات کے نفع سب درحقیقت نقصان ہیں اور انسے فائدہ اٹھانا پیسہ کمانا اور کمایا ہوا سب کچھ حرام ہے۔ (کتب الفقہ)

مسلمان عاقل، بالغ، ناطق (سمجھ والا) غیر مضطر بلا اکراہِ شرعی خمر کا ایک قطرہ بھی پیئے، اسپر حد قائم کی جائے گی (اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے) جبکہ اسے خمر کا حرام ہونا معلوم ہو۔ خمر کے علاوہ اور شرابیں

پینے سے حد اسوقت لگیگی جب نشہ چڑھا ہو۔ مگر حد لگائی اس وقت جائے گی جب نشہ اتر چکا ہو (بہار شریعت)
خمر کو حلال ماننے والا کافر ہو جاتا ہے۔ دوسری شرابوں کا یہ حکم نہیں۔ (تفاسیر وفقہ)

حد لگانے کا انداز۔

الحدیث: ابوحنیفۃ عن یحیٰ عن ابن مسعودٍ رضی اللہ عنہم قال: اتاہ رجلٌ بابن اخٍ لہٗ نشوان قد ذھب عقلہٗ فامر بہٖ فحبس حتیٰ اذا اصحٰ وافاق عن السکر دعا بالسوط فقطع ثمرتہٗ ثم رقۃٗ ودعا جلاداً فقال اجلدہٗ علیٰ جلدہ وارفع یدک فی جلدک ولاتبد ضبیعک (مسند امام اعظم)[امام ابوحنیفہ یحیٰ سے، وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انکے پاس ایک شخص اپنے بھتیجہ کو دُھت حال میں لایا۔ جو بدمست تھا۔ آپنے اسے قید کرنے کا حکم دیا۔ اسکا نشہ اترنے پر آپنے ایک ٹہنی منگائی۔ اسکی گرہیں صاف کر کے اسے پتلا کیا۔ پھر حد مارنے والے کو بلا کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اسکی کمر پر سونٹیاں (۸۰ درے) مارو۔ مارتے وقت اپنے ہاتھ صرف اتنے بلند کرو کہ تمہاری بغل نہ کھلے۔ (یعنی ہاتھ زیادہ اونچا نہ اٹھے)]
{مرد کو حد لگاتے وقت کھڑا رکھیں گے اور اسکی کمر پر سے کپڑا اہٹا دیں گے۔ مگر عورت کو بغیر کپڑا اہٹائے بٹھا کر حد لگائی جائے گی۔}

الامام الاعظم نعمان الکوفی رضی اللہ عنہ واحد امام ہیں جنہوں نے صحابۃ الرسول ﷺ ورضی اللہ عنہم اجمعین۔ کی زیارت وصحبت سے تابعی ہونے کا شرف پایا۔ اور صحابیءِ رسول حضرت ابو اوفیٰؓ سے حدیث الرسول من یرد اللہ بہٖ خیراً یفقھہٗ فی الدین۔ کا سماع کر کے روایت کی۔ آپؒ سے جب پوچھا گیا تھا کہ آپکے علم کی بنیاد کیا ہے تو آپنے فرمایا تھا، حضرت امیر المؤمنین عمر الفاروق، حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ، حضرت امیر العلماً ابن مسعود، حضرت علقمہ، اسود، ابراہیم النخعی اور حماد بن سلیمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ یہ سب اپنے زمانہ میں علمآءِ علوم وفنون کے امام اور صراط مستقیم کے اَعلام تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپکے زمانہ کے اور بعد کے زمانوں کے جملہ علماءِ حق نے آپکو امام اعظم تسلیم کیا۔ آپنے روایت فرمایا: **ابو حنیفۃ عن ابی عون محمدٍ الثقفی عن عبداللہ بن شدّادٍ عن ابن عباسٍ**، رضی اللہ عنہم، **انہٗ قال: حُرِّمَتِ الخَمرُ قلیلھاو کثیرھا والسُکرُ من کل شرابٍ**۔ (مسند امام اعظم من الامام الحارثی)

شراب: کسی بھی چیز کا پانی (رس) سڑ اے کہ نشہ لاوے، وہ تھوڑا اور بہت، حرام ہے اور نجس بھی۔ باقی جو

چیز کہ نشہ لاوے اور سڑی نہ ہو، وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے۔ (موضح القرآن)

قرآنی جملہ: فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ [تو تم باز آتے ہو؟] سے پتہ چلا کہ برائیوں سے بچنا قدرتِ انسانی میں ہے۔ لہٰذا بچنے والے کے لئے ثواب ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے: ولمن خاف مقام ربہٖ جنّتان [جو رب کے حضور حاضری سے ڈرا (اور نافرمانی سے بچا) اسکے لئے (جنتوں میں) سے دو جنتیں (بطور اجر) ہیں] عقل جسے قبیح قرار دے، انسان اس سے بچنا پسند کرتا ہے۔ اللہ المنّان نے اس موضوع پر انسان کی عقل کے سامنے ان امور کی قباحت رکھ دی تو اب بچنا نہ صرف شرعی امر ہوا بلکہ تقاضاً عقل بھی۔ اطاعت، صحابہ کرام کی سرشت میں تھی کہ فھل انتم منتھون سنتے ہی پکار اٹھے، قد انتہینا یارب! قد انتہینا۔ اور شرابی برتن پٹخ دئے، مٹکے توڑ دئے، مشکیزے پھاڑ ڈالے، صراحیاں پھینک دیں اور ہاتھ جھاڑ کر صدا دی: الّٰھم قد انتہینا!

کلام اللہ العظیم: ''وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا'' ای اُحذروا عن مخالفتھما فی ھٰذہٖ التکالیف (تفسیر کبیر) [اللہ کی مان لو اور رسول اللہ کی مان جاؤ اور ڈر کر بچو انکی مخالفت کرنے سے۔] یعنی اب جو انکی بات پر عمل نہیں کرتا وہ عملاً ان دونوں کا مخالف ہوا۔

آگے ہے: ''فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ'' • یعنی ان تولیتم فالحجۃ قد قامت علیکم والرسول قد خرج عن عہدۃ التبلیغ...فاما ماوراٗ ذٰلک من عقاب من خالف ھٰذا التکلیف واعرض عنہ فذالک الی اللہ۔ ( ) [پھر اگر تم نے مُنہ پھیر لیا تو یقین کرو ہمارے رسول کی ذمہ داری ظاہر و باہر طور پر حکم پہنچانا تھا...یعنی اگر تم نے حکم نہ مانا تو حجت تمہارے خلاف قائم ہو چکی اور ہمارا رسول بریٗ الذمہ ہو چکا...اسکے بعد اس حکم کے خلاف کرنے والے پر اور اعراض عن الفرض کرنے والے پر پکڑ ہو گی جو منسوب الی اللہ ہو گی (جسکا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا) اور جو سزا رسول اللہ دیں گے اسکا الزام انپر نہ ہو گا۔ اور جو عذاب آخرت میں پاؤ گے اسکا قصوروار خود کو پاؤ گے۔ لہٰذا، بچو! بچو! بچو!

النبیذ والنقیع: ذائقہ والی خشک چیز کو کچھ دیر کیلئے پانی میں بھگو کر رکھ دیتے ہیں۔ انکا ذائقہ پانی کو لذت آمیز بنا دیتا ہے۔ یہ شربت نہ نشہ لاتا ہے، نہ ہی مستی پیدا کرتا ہے۔ اس سے عقل پر مار نہیں پڑتی البتہ پینے والے کو تھوڑا سرور آجائے تو مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ شربت منشیات سے نہیں۔ پسندیدہ اور تسکین بخش مشروب ہے جو تبرید و تسکین کا سبب ہے۔ کبھی اسے آگ پر بھی رکھا جاتا ہے تا کہ کچھ پختہ ہو جائے۔

تفسیر روح المعانی میں ہے: نبیذ الذبیب والتمر اذا طُبخ کل واحد منھما طبخۃً حلالٌ ..وعلٰی حلتہٖ وقع الاجماع

{واہل البدع والضلال،انما لا مدخل لہم فی الا جماع}

ابوحنیفۃ عن حمّادٍ عن ابراہیم عن علقمۃ ،قال: رأیتُ ابن مسعودوھویأ کل الطعام ثمّ دعابنبیذٍ ،فشرب ،فقلتُ رحمک اللہُ تشربُ النبیذَ والامۃُ تقتدی بک؟ فقال ابن مسعود: رأیتُ رسول اللہ ﷺ یشرب النبیذ۔ ولولا انّی رأیتہُ یشرب،ماشربتہٗ ۔ مسند امام اعظم)[ابن مسعودؓ نے کھانا کھا کرنبیذ پی۔معترض سے فرمایا اگر نبی مکرم ﷺ کو نبیذ پیتا نہ دیکھا ہوتا تو میں نہ پیتا]

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: کنّا ننبذلرسول اللہ ﷺ فی سقاءٍ یوقأ اعلاہ ولہ عزلا ،ننبذہ غدوۃ فیشربہٗ عشاءً وننبذہٗ عشاءً فیشر بہٗ غدوۃ۔ (مسلم)[ام المؤمنین سیدہ عائشہ رسول اللہ کے لئے دن چڑھے نبیذ بننے کیلئے رکھ دیتی تھیں، جوآپ ﷺ شام کو پی لیتے اور شام کو رکھتیں جوصبح کونوش فرماتے۔

اگر کبھی نبیذ نشہ آور ہوجائے تو اسکا استعمال حرام ہے۔ (اشعۃ للمعات)

احادیث میں ہرنشہ آور کیلئے لفظ خمر کے استعمال کا سبب یہ ہے کہ جوشراب خُمار لاتی ہو،اس وجہ سے حکم خمر رکھتی ہے کہ خمارآور ہے،لہٰذا حرام ہے۔

اس سے امام اعظم نے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ جوبلحظ لغت خمر ہے وہ ازنصِ قرآن حرام ہے۔مگر جولغۃً خمر نہیں ،وہ بھی نشہ آور ہوجانے پرحرام ہوجائیگی۔جس حدیث میں شراب کی مقدارقلیل وکثیر کی حرمت آئی ہے،وہ حدیث ضعیف ونا قابل قبول ہے۔ (شرح مسلم از شیخ سعیدی،ج:٦)

حدیث من یرداللہ بہ خیرا...کتنی عمدہ بات ہے کہ جوشخص بشارتِ رسول ہے،دعاءِعلی ہے،محبوب محمدٍ الباقر ہے،واجب العزۃ عندالصادق الجعفر ہے اسے صحابیءِرسول نے ایسی حدیث سکھائی جواس شخصِ معظم کیلئے ثریّا کی بلندیوں سے بھی بلندتر مقام بنانے کا سبق ہے گویا کہ یہ ھادئی حق آخرالانبیأ علیہ التحیۃ والثنأ کا پیغام جوبطورامانت صحابئِ رسول نے سنبھالکراپنے سینہ میں محفوظ رکھا،اور جب حقدار پہنچا،امانت اسکے سپرد کردی

اللہ اکبر کبیرا،والحمدللہ کثیرا،وسبحان اللہ بکرۃواصیلا۔

جس حدیث میں نبیذ کی ممانعت آئی ہے،وہ دومیووں کوایک ساتھ بھگونے پرنہی بکراہتِ تنزیہۃ ہے۔

روح المعانی کی عبارت آسمیں صریح ہے:اذ اطُبخ کل واحدٍ منہما۔[جب پکایا جائے ان میں سے ہرایک کو]

ھذا ماعندی والعلم عنداللہ وعندمن اعطاہ اللہ۔

المیسر (القمار)

جوا، سٹہ، بانڈز، بیمہ۔

السابق:

ہر مخلوق کا خالق صرف اللہ وحدہ لاشریک لہٗ۔ بلاشرکتِ غیر اپنے اذن سے سب کو موجود کرنے والا ہر چیز کا جاننے والا۔ اسکے نفع ونقصان کا خلق کرنے والا بھی اور متعین کرنے والا بھی۔ اسے حق ہے کہ جو چاہِ فیصلہ فرمائے۔ وہ اچھا ہے، ساری قابل تعریف صفتوں والا۔ اسنے جس چیز کو حلال قرار دیا، درست کیا؛ اور حرام قرار دیا درست کیا۔ ہماری عقل کا دخل ہو نہ ہو، ہم سمجھ سکیں یا نہ۔ بندہ کو بندگی سے تعلق ہوتا ہے، نہ کہ کیوں؟ اور کیسے سے؟ وہ حکیم ہے، جو فرمایا حکیمانہ فرمایا۔ نہ عبث نہ لغو۔ نہ ظلم نہ باطل۔ نفع ونقصان ہمارا ہے وہ ذات منزہ، ارفع، اعلیٰ ہے ہر اس امر سے جو اسکے لائق نہ ہو۔ اِس میں مخلوق سے مشابہت کی طرف ذہن کو لیجانا ممنوع عقلی وشرعی ہے۔

توجہ:

مافی الضمیر کے اظہار کا، ہماری نسبت سے زریعہ الفاظ ہیں جو دال الی المعنی اور وہ موصل الی المطلوب ہے۔ لہٰذا الفاظ کی پہچان اور انکے معانی کا علم ضروری ہے تا کہ متکلم کی مراد جان سکیں۔

الفاظ اور معانی:

آیۃ: عبرت، آدمی کا اپنا وجود اور القرآن الکریم کا متعین حصہ۔ (منجد)

ً : ھی العلامۃ الظاہرۃ ولکل جملۃ من القرآن دالۃ علیٰ حکم ایۃ (المفردات)

{قرآن مجید کی ہر آیۃ معجزہ ہے جو اوروں کو متعدد جہتوں سے عاجز کرتی ہے۔ قرآن کی آیت اس بات پر علامت ہے کہ جسکا یہ کلام ہے، اسے مکمل حق حاصل ہے کہ بندوں کیلئے جو چاہے فرمان جاری کرے۔}

زمانہ جاہلیت: نزول اسلام سے قبل کا زمانہ جب لوگ جو چاہتے، گھڑ لیتے تھے اور اسے عقیدہ وشریعت قرار دیتے تھے۔

شرط: مضبوط کرنا، باندھنا، (المنجد)۔

الشرط کل حکم معلوم یتعلق بامر یقع بوقوعہٖ ۔(مفردات)[معلوم شدہ فیصلہ۔جسکے واقع ہونے کا تعلق ایک اور چیز کے واقع ہونے سے ہو](شرط قبول کرنے والا بندھ جاتا ہےیعنی پابند ہوجاتا ہے)

خطر:شرط لگانا،مال شرط پر رکھنا۔(منجد)۔یعنی شرط لگانا۔

رھن:شرط بدنا،گروی رکھنا،کسی شی ءکی بندش،روک۔{شرط لگانا=شرط بدنا}

میسر:(سہل الحصول)،جوا،تیروں سے،ذبح شدہ جانور پر جوا کھیلنا۔(مفردات،منجد)

قمار:جوا،بازی لگانا،جوا کے کھیل میں کسی کا دوسرے پر غالب آنا،کسی کا مال ہتھیانا،ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط لگائی جائے کہ غالب آنے والا(جیتنے والا)مغلوب ہونے والے(ہارنے والے)کی کوئی چیز لیلیگا

القمار:ہر وہ کام(کھیل)جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب کی کوئی چیز غالب کو دیدی جائیگی(التعریفات)

اثمٌ:ناجائز کام،گناہ،جرم،خطاً،جوا،شراب۔{مذکورہ آیت میں جو لفظ اثم آیا ہے،حکیم الامت نے اسکا ترجمہ نقصان کیا ہے۔گناہ بھی نقصان ہی ہوتا ہے۔}

حکیم:شی ءکی حقیقت،اسکا نفع ونقصان جاننے والا۔

ممنوعِ عقلی:ممتنع بالذات ہوتا ہے۔یعنی وہ امر جسکا وجود محال ہو۔جیسے اللہ سبحانہ سے صدور فعل کذب،اونگھنا،نیند اور مرنا۔اسکا کسی کی اولاد یا باپ\ماں ہونا وغیرہ۔اسکا تعلق عجز سے جوڑنا جہالت وحماقت ہے۔

''المیسر''اور اقوال مفسرین وفقہاؑ رضی اللہ عنہم۔

حضرت عبداللہ بن عباس:(صحابی،مفسر،محدث،فقیہ،مناظر اور حبر امت۔)نے المیسر کو جوا کہا۔

〃 〃 〃 عمر :(صحابی،محدث،فقیہ اور عمل بالسنہ میں مشہور) 〃 〃 〃 ۔

〃 امام مجاہد :(تابعی کبیر،مفسر وفقیہ وقاری) 〃 〃 〃 ۔

〃 امام فخر الرزی :المیسر ھو قمارہم فی الجزور(کبیر)[المیسر،عرب کا اونٹ کے گوشت کو جوا کے تیروں سے تقسیم کرنا المیسر کہلایا۔]

قال ابن عباس:کان الرجل فی الجاہلیت یخاطر علٰی اہلہٖ و مالہٖ فایہما قمر صاحبہٗ،ذھب باہلہٖ و مالہٖ۔خاذن

اسکے بارہ میں علامہ سیوطی نے اور ضیاءُ الامہ محمد کرم شاہ نے لکھا:آدمی زمانہ جاہلیت میں اپنے اہل وعیال کو داو پر لگاتا،جوا میں شریک لوگوں میں سے جو غالب آتا وہ دوسرے کا مال وعیال لیجاتا۔

مفسر عبدالحق حقانی:جوا،جس میں دوطرفہ شرط ہو۔

حکیم الامت: خیال رہے کہ دوطرفہ مالی ہار جیت جوا ہے۔لہذا تاش ،شطرنج،لاٹری ،نزدشیر،بچوں کا تیروں پیسوں اور پانسوں وغیرہ سے کھیلنا جبکہ دوطرفہ مال کی شرط ہو اور سٹھ سب جوا ہیں اور حرام۔

حضرت امام جصاص: اہل علم کا قمار کے عدم جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔اور باہم شرط لگانا قمار ہے۔

ابن عباس کا قول ہے: آپس میں شرط لگانا قمار ہے۔(احکام القرآن،ج:۱)

محمد شفیع (مفتی دیوبند):..جیسے آجکل بہت سی قسمیں لاٹری کے طریقہ پر بازاروں میں جاری ہیں اسطرح کی قرع اندازی قمار یعنی جوا ہے،جواز روئے قرآن کریم حرام ہے۔(معارف،المائدہ:۹۱،۹۰)

جائز قرع اندازی:

[۱] یہ ہے کہ ایک چیز کے ،مثلاً ،چار حصہ دار مساوی ملک والے ہوں۔اس چیز کے مساوی حصے کرکے ان مالکوں کو انکا حصہ بزریعہ قرع اندازی دیا جائے [۲] اگر چند حقدار ملکر اپنے میں سے کسی ایک کو اپنی طرف سے کچھ دینا چاہیں اور اسکا انتخاب بزریعہ قرعہ کریں۔

مزید وضاحت اور احکام شریعت۔

جوا کی تعریف: آپس میں شرط لگانا قمار (جوا) ہے۔(ابن عباس،امام جصاص۔)

شراب اور جوا کے بارہ میں کئی آیتیں اتریں۔ ہر ایک میں ان کی برائی مذکور ہے۔آخر میں المائدہ اتری کہ صاف حرام ہوگئے۔جو چیز نشہ لاوے سب حرام ہے۔شرط (دوطرفہ) بدنا کسی چیز پر جس میں ہار جیت ہو،وہ محض حرام ہے۔ایک طرف کی شرط حرام نہیں۔باقی جو کھیل کہ ان میں شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط ہوتو جوا نہ ہوا۔لیکن شیطان اس بہانہ سے اللہ کی یاد خصوصاً نماز سے روکتا ہے،سو حرام ہے۔

(حضرت عبدالقادر دہلوی کی موضح ،پ:۷۔)

حضرت خازن: امّا حکم آیۃ ،فالمراد بہ جمیع انواع القمار فکل شیء فیہ قمار فھو من المیسر روی عن ابن سیرین ومجاہد وعطاً: کل شیء فیہ خطر یعنی الرہن فہو من المیسر ۔حتیٰ لعب الصبیان بالجوز الکعاب ۔وامّا النرد،فیحرم اللعب بہ۔سواء بخطر ام لا۔ویدل علیٰ تحریمہ ماروی عن بریدۃ: ان رسول اللہﷺ قال: من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہ فی دم خنزیر۔(مسلم) وعن ابی موسیٰ: قال رسول اللہﷺ: من لعب بالنرد او بالنردشیر فقد عصی اللہ ورسولہ۔(ابوداوٗد) وعن علیؓ قال: النرد والشطرنج من المیسر ۔فذھب ابوحنیفۃ الامام الاعظمؒ الیٰ انہ یحرم اللعب بہ۔سواء کان برھن اوبغیر رہن ۔(الخازن) [جہاں تک آیت کے حکم کا تعلق ہے تو اس میں کل

اقسام مراد ہیں۔ چنانچہ ہر وہ چیز جس میں قمار (یعنی دوطرفہ شرط میں کسی کا غالب آنا اور دوسرے کا مغلوب ہونا) پایا جائیگا، المیسر میں شامل ہونگی۔ (یعنی مشروط الطرفین کام جوا ہوگا) حضرات محمد بن سیرین مجاہد وعطاء سے یہی روایت ہے۔ حتیٰ کہ لڑکوں کا باداموں، اخروٹوں وغیرہ سے اسطرح کھیلنا بھی۔ نردنامی کھیل بھی حرام ہے، خواہ مشروط ہو، خواہ نہ ہو۔ اسکے حرام ہونے کی دلیل حضرت بریدہ والی حدیث ہے:

"جسنے نردشیر کھیلا اسنے گویا کہ خنزیر کے خون سے ہاتھ رنگے۔ اور ابو موسیٰ صحابی نے کہا: فرمان رسول اللہ ﷺ ہے جس نے نرد کھیلا اسنے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔ حضرت علی المرتضیٰ: فرمایا رسول پاک نے، نرد اور شطرنج ہر دو کا حکم المیسر کا ہے۔ چنانچہ فقہ اسلامی کے عظیم الشان امام حضرت امام اعظم ابو حنیفہ امام الائمہ کا مذہب ہے کہ مذکورہ کھیل خواہ مشروط نہ بھی ہوں حکماً 'المیسر' ہیں۔ (تفسیر مظہری ایضاً)

...کھیلنے والوں میں سے ہر ایک اپنا مال اپنے ساتھی کو دینے کو اور اپنے ساتھی کا مال خود لینے کو (شرط کیساتھ جائز سمجھتا ہے (حالانکہ ناجائز ہے) اور اگر صرف ایک جانب سے شرط لگائی جائے تو جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج ۴)

حضرت محمد ثناءاللہ پانی پتی: (فقیہ، مفسر، قاضی، صوفی) مسابقت در تیر اندازی یا دروانیدن اسپاں، شتراں.... جائز است۔ واگر برائے پیش رونده چیزے مقرر کرده، اگر یک جانب (یا از جانب غیر) باشد جائز است۔ واز جانبین حرام است۔ (مالابدمنہ)

گھڑ دوڑ، اونٹوں، خچروں، گدھوں کی دوڑ جائز ہے۔ اور اگر آگے نکل جانے والے کیلئے کوئی چیز مقرر کی جائے تو ایک طرف والی تو جائز ہے، اور دوطرف والی ناجائز ہے۔ اگر مقابلہ جن لوگوں کے درمیان ہو، مال انکا نہ ہو تو بھی۔ (مالابدمنہ) {جو شخص مال بطور انعام پیش کررہا ہو وہ شریک مقابلہ نہ ہو} تو جائز ہے۔ جبکہ صرف انعام دینے کا معاملہ ہو، انعام پانے والے سے کچھ لینے کا معاملہ نہ ہو۔ ( )

ہر چیز جس میں قمار (دوطرفہ شرط) کا لگاؤ ہو، جوا ہے۔ حتیٰ کہ بچوں کا شرط بد کے، منکے، کوڑیاں کھیلنا سب جوا ہے۔ (ابن کثیر)

الشیخ غلام رسول السعیدی: لاٹری، معمہ بازی، کھیلوں میں سٹہ، سب قمار ہیں اور میسر، جو گناہ کبیرہ اور حرام قطعی ہیں۔ انعامی بانڈز پر جو انعام ملتا ہے وہ جائز ہے۔ قمار نہیں، کیوں کہ اسمیں کسی فرد کی رقم ضائع نہیں ہوتی۔ (تبیان وشرح مسلم)

مفتی منیب الرحمان نے بھی پرائز بانڈز کے معاملہ کو جائز لکھا(اسپر ہم بعد میں کلام کریں گے۔ نبراس) البتہ انہوں نے بانڈز کے نمبروں کی خرید وفروخت کو جوا قرار دیا ہے۔

القمار (The Gamble.)

جوا، خطر، رھن، قمار ایک معنی رکھتے ہیں۔

تعریف:

دو یا زیادہ فریق(یا شریک) parties سرمایہ لگائیں(lay out the stake) اس سرمایہ کی سرمایہ دار(stak holdr) کو واپسی نہ ہو۔ جس چیز کے لئے سرمایہ کاری(investment) کی گئی ہو وہ معین (nowminat) ہو نہ ہو، معلوم(known) ہو نہ ہو، اور یہ بھی کہ آیا وہ کسی سرمایہ کار کو وصول ہوگی کہ نہ ہوگی، یا ان کے علاوہ کسی کو وہ چیز یا کوئی اور چیز وصول ہوگی یا نہ، شرکاؑ کوئی ادنیٰ (valueless) چیز وصول کریں گے جو متعین ہے یا نہیں۔ یہ تمام امور رضامندی سے تسلیم ہونگے۔ ان مذکورہ شرائط (said restrict) اور طریقہ کار (proceess) کے تحت معاملہ (businees) سرانجام پانا(to take place) قمار یعنی جوا(Gamble) ہے۔

قرآن مجید کی آیت میں جس میسر کو 'اثم کبیر' کہا گیا، اسکے بارہ میں امام خازن نے لکھا:

واما الاثم الکبیر فی المیسر فھو المال الحرام (اخذ) بالباطل۔ و ما یجری بینھما من الشتم والمخاصمة المعاداة وکل ذٰلک فیہ آثام کثیرة۔ [جوا میں اثم کبیر، نا جائز طریقہ پر لیا گیا مال حرام ہے۔ باقی رہے گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے اور دشمنیاں، یہ سب اس کھیل میں اس اثمِ کبیر کے علاوہ حاصل ہونے والے گناہ ہیں۔

حضرت احمد سرہندی نے لکھا:

انما رخص (المیسر) اذا کان (الشرط) من جانب واحدٍ و مالیس فیہ مقامرة...فالاسم فی المیسر تفویة الصلوہ واضاعة المال والوقت۔ (التفسیرات، المائدہ) [بالکل: اجازت اسوقت ہوگی جب شرط ایک طرفہ ہو، اور یہ بھی کہ جب ہار جیت نہ ہو...المیسر میں جسے الاثم کہا گیا ہے، وہ ہے نماز کا ترک ہونا، مال اور وقت کا ضائع ہونا۔ {اور غیر یقینی انعام کا لالچ بھی اسی میں سے ہونا چاہیے۔} حضرت الشیخ سرہندی نے یہ بھی لکھا: وکل مخاطرة قمار وانما رخص اذا کان الخطر من جانب واحد۔ [ہر شرط جوا ہوگی مگر جب یک طرفہ ہو تو اجازت ہے۔]

خلاصۃ الکلام المرقوم والصراحۃ المزیدہ۔

اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوا: اسپر اجماع ہے کہ ”جس کام میں دوطرفہ شرط کے سبب ہارنے والے کا مال جیتنے والے کو ملیگا وہ کام جوا ہونے کی وجہ سے حرام ہوگا۔ اور اسپر بھی کہ: جسکام میں شرط من الطرفین نہ ہوگی، خواہ ایک طرف سے موجود ہو، وہ کام جوا نہ ہوگا۔ اور اسطرح ملنے والا مال حلال ہوگا۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائیگا:

دو فریق اس شرط پر کوئی کام کرتے ہیں کہ ان میں سے جو کوئی یہ کام کرنے میں مقررہ معیار پر پورا اترا اور دوسرا نہ، تو کامیابی حاصل کرنے والا غالب قرار پائیگا اور ناکام رہنے والا مغلوب۔ تو مغلوب کی کوئی چیز غالب کو دی جائے گی۔ (اسے دوطرفہ شرط کہا جاتا ہے، اور اس کام کو قمار)۔ غالب کو ملنے والی مغلوب کی وہ چیز غالب کے لئے حرام شرعی ہوتی ہے۔ اور یہ قمار لفظِ ”المیسر“ سے قرآن شریف میں مذکور ہے۔ جسے اردو میں جوا کہتے ہیں۔ یہ میسر یعنی قمار ازروئے شرع اسلام ناجائز یعنی حرام ہے۔ اگر دوطرفہ شرط نہ پائی جائے تو حرام نہ ہوگا اور نہ ہی ملنے والی چیز۔ یہ مشروط کے حلال ہونے کی ایک صورت ہے۔

مشروط کے حلال ہونے کی ایک اور صورت: اگر غالب آنے والے کو ایک تیسرا شخص جو اس کام کے کرنے میں، یعنی کھیل اور مقابلہ میں شریک نہ ہو، اپنی طرف سے کوئی چیز دے تو یہ جائز ہے۔ وہ چیز انعام کہلاتی ہے۔

تیسری صورت: اگر کام کرنے میں (مقابلہ یا کھیل میں) تین فریق شامل ہوں، ان میں سے دو یا ایک تیسرے کو چیز دیں، مگر اس سے، اسکی ہار کی صورت میں کچھ لینا مشروط نہ رکھیں۔ یہ بھی جائز ہے۔

{یہ سب صورتیں حضرت قاضی ثناءاللہ رحمہ اللہ کی مالابد میں بھی مرقوم ہیں۔ اور یہ کتاب دارالعلوموں میں پڑھائی جاتی رہی ہے۔}

سوال: آیا بیمہ میں یہ چیز جسے جوا قرار دیا گیا ہے، پائی جاتی ہے؟

وہاں ہار جیت نہیں، کسی کا مال ضائع نہیں ہوتا، کسی کی کوئی چیز بیجا طور پر دوسرے کو نہیں دی جاتی، دوطرفہ شرط نہیں ہوتی، مال کے عوض ادنیٰ چیز نہیں دیجاتی، دھوکہ نہیں پایا جاتا، ابہام نہیں ہوتا۔

:::::::::::::::::::::::::: بیمہ پر جوا کی تعریف صادق نہیں آتی۔ ::::::::::::::::::::::::::

پرائز بانڈز۔(خرید وفروخت اور انعام۔)

صورت اولیٰ:

گورنمنٹ کاغذ کا ایک منقش ٹکڑا، چھپی ہوئی مقررہ ثمنیت (قیمت) پر بیچتی ہے۔ اسے کوئی بھی خرید سکتا ہے اور جب چاہے اسی خریدی ہوئی قیمت پر بیچ سکتا ہے۔ اس کاغذ کو پرائز بانڈ کہتے ہیں۔ اسپر درج نمبروں کو قرعہ اندازی میں نکالتے ہیں۔ نکلنے والے نمبروں والا انعامی بانڈ جس کے پاس ہوتا ہے، اسے اس مقررہ انعام کا مستحق قرار دیکر کرنسی نوٹ، جنہیں "روپیہ" کہدیا گیا ہے، دیدیئے جاتے ہیں۔ اس بانڈ کی وصول شدہ قیمت بھی واپس کردی جاتی ہے۔ یہ بیع وشرأ ہے نہ کہ قرض۔ بانڈز کے مذکورہ کاروبار میں مقامرہ نہ ہونے کی بناپر اسے جائز قرار دیا گیا ہے۔ (مفتی منیب الرحمان صاحب اور غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی یہی قول کیا ہے۔)

صورت ثانیہ:

گورنمنٹ پرائز بانڈز کو کرنسی نوٹس کے مترادف قرار دیتی ہے۔ پرائز بانڈز لوگوں کو دیکر جو نوٹ حاصل کرتی ہے ان نوٹوں کو کام میں لاکر کچھ منافعہ حاصل کرتی ہے۔ یہ حاصل شدہ منافعہ ان سارے لوگوں کا مشترکہ ہوتا ہے جنہوں نے یہ بانڈز لئے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے کچھ کو منتخب کرکے کچھ مقررہ رقم بنام انعام انہیں دیتی ہے۔ سارے بانڈ ہولڈرز کی رقم میں سے چند لوگوں کو دینا کیوں کر جائز ہوگا کہ سارے اسکے طالب ہوتے ہیں؟ یہ منافعہ ساروں کا مشترکہ مال ہوتا ہے۔ سکو بقدر حصہ ملنا چاہئے۔

{آیا بانڈز کرنسی نوٹس کے مترادف ہیں؟}

ان بانڈز کے نمبروں کا کاروبار جوا ہے۔ اسے پرچی جوا کہتے ہیں۔ علمأ کرام کا اسے حرام قرار دینا بالکل درست ہے۔

سٹّہ:

سٹّہ یہ ہے کہ کسی برائے فروخت چیز کی قیمت (ثمن) طے کرکے اس قیمت کا کچھ حصہ فی الحال ادا کر کر کے بقیہ مقررہ تاریخ پرادائیگی کے وعدہ پر مؤخر کرنا اور اس چیز کو بائع کے پاس چھوڑ کے بیع کو ادھورا

رکھنا کہ اگر مقررہ تاریخ کو طے شدہ قیمت کا بقیہ مشتری ادا کر دیگا تو مبیع اسکی اور بیع تام ورنہ جو حصہء قیمت ادا ہو چکا وہ مع مبیع بائع کا ہو جائیگا اور مشتری کو کچھ نہ ملیگا۔ یہ معاملہ دو طرفہ شرط (مقامرہ) کی وجہ سے جوا ہوا جو حرام ہے۔ کیونکہ ایک کا مال بلا سبب دوسرے کو ملا جو میسر ہے اور وہ حرام ہے۔

بیمہ .Insurance۔

آیا بیمہ قمار ہے؟

کرنسی نوٹ (currency note) کاغذ ہے جس پر کچھ نقش ہوتا ہے۔ اور کوئی عدد بھی چھپا ہوتا ہے یہ کاغذ کا ٹکڑا (piece of paper) روپیہ کی بجائے بطور ثمن لیا دیا جاتا ہے۔ اس لئے اسے ثمنِ عرفی کہا جاتا ہے۔ علماءٔ علیہم الرحمہ کی تصریح کے مطابق یہ ثمنِ خلقی نہیں۔ (وہ جسے اللہ تعالی نے بطور ثمن خلق فرمایا ہو ثمنِ خلقی ہوتا ہے۔) ثمنِ خلقی صرف سونا (ذہب، gold) اور چاندی (فضہ، silver) ہے۔ انہیں ھندی میں، سونا اور روپا کہتے ہیں۔ روپا (یعنی نقرہ) کی ایک ٹھیکری پر ایک صورت یعنی روپ منقش کر کے اسے "روپیہ" کا نام دیکر کرنسی کے طور پر کام میں لایا جاتا تھا۔ عرب میں چاندی کی کرنسی، درہم اور سونا کی دینار کے نام سے موسوم تھی۔ جب سونا کہنا ہوتا تو دینار اور چاندی کہنا ہوتا تو درہم کہہ دیتے تھے۔

علماءٔ کرام نے صاف فرمادیا کہ نوٹ نہ چاندی نہ سونا، بلکہ کاغذ ہے۔ ان علماءٔ میں قبلہء عالم سید مہرِ علی شاہ حضرت مولینا احمد رضاءٔ، حکیم الامت احمد یار نعیمی، حضرت محمد ارشاد حسین اور حضرت مفتی منیب الرحمان رحمھم اللہ شامل ہیں۔

نوٹ صرف عرف عام میں بطور ثمن لیا جائیگا۔ اسپر ذھب وفضہ کے احکام من کل الوجوہ نافذ نہیں ہوتے اسکی تفصیل محمد نبراس اصغر العباد کے، ربا، دین اور قرض پر لکھے مضمون "نوٹ کے زمانہ میں ربا" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ جس میں مسائل ربوا وغیرہ کو دلائل واضحہ اور فقہاءٔ کی عبارات کے حوالہ سے تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔

تنبیہ: حکیم الامۃ احمد یارؒ نے "نعیمی" میں بیمہ کے ذکر میں لفظ روپیہ استعمال کیا، جو چاندی کا تھا اور اس پر حکم لگایا نہ کہ کرنسی نوٹ پر۔ اور قبل ازیں اسی نعیمی میں نوٹ کو کاغذ کہا اور اسکے چاندی ہونے کا انکار فرمایا نیز قبلئہ عالمؒ نے اپنے فتوی میں بھی یہی لکھا۔

ازروءِ مضمون ہٰذا معلوم ہوا کہ اس پر اجماع ہے کہ جس کام میں دو طرفہ شرط کے سبب شرط ہارنے والے

(یعنی مغلوب) کا مال شرط جیتنے والے (یعنی غالب) کو ملیگا، وہ کام جوا ہونے کے سبب حرام ہوگا۔ اور اس پر بھی اجماع ہے کہ جس کام میں شرط من الطرفین نہ ہوگی، خواہ یک طرفہ شرط موجود ہو وہ کام جوا (قمار) نہ ہوگا۔

آیا بیمہ میں ایسی کوئی بات ہوتی ہے؟ یعنی دوطرفہ شرط، جو بنیاد ہے اس لین دین میں حرمت کی۔ اور اسکی وجہ سے ایسے کام کو "المیسر" فرمایا۔

۔۔۔۔<<< نتیجہ یہ آیا کہ بیمہ قمار نہیں !>>>۔۔۔

قومی بچت کی سکیمیں۔

یہ ادارہ کیوں بنایا گیا:

لوگ فضول خرچی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ قلیل آمدنی کے باوجود ضائع کرنے کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ بچت کرنے کی بجائے بے جا رقوم خرچ کرتے ہیں۔ انجامِ کار محتاجی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مستقبل کی تعمیر کی خاطر لوگ اپنی آمدن میں سے اگر کچھ نہ کچھ پس انداز کریں تو آگے چل کر یہی اندوختہ انکے کام آئے

لوگ کسی قدر سرمایہ کے مالک ہوتے ہیں۔ مگر سرمایہ کاری نہیں جانتے۔ اگر اپنا سرمایہ روزی کمانے کیلئے کام میں لائیں تو اپنی پونجی گنوا بیٹھتے ہیں۔ اسطرح بجائے خوش حالی کے مزید بدحالی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

لوگ عمر رسیدہ ہو چکے ہوتے ہیں، انکی اولاد کے اپنے مسائل اور اپنی ترجیحات ہوتی ہیں۔ اسطرح بڑھاپے میں اصل سرمایہ زندگی کے بقیہ ماہ و سال گزارنا ممکن نہیں ہوتا اور خود کوئی ذریعۂ روزگار، بسبب کہولت کے اپنا نہیں سکتے۔

قوم کے اسطرح کے مسائل کو دیکھ کر حکومت نے انکے مفادِ عامہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا ادارہ تشکیل دیا جو لوگوں سے رقم لیکر اسطرح کام میں لائے کہ گورنمنٹ کو بھی ملکی معاملات نمٹانے کے لئے رقم میسر آئے اور صاحب المال کو بھی فائدہ پہنچایا جا سکے۔ اس ادارہ کو "ادارہ برائے قومی بچت" (NSC) کہتے ہیں۔ اس میں لوگوں کی جمع شدہ رقوم گورنمنٹ ان مدات میں لگاتی ہے جو پیداواری ہیں۔ مثلاً، پل سڑکات، جن سے ٹول ٹیکس حاصل ہوتا ہے۔ تفریح گاہیں، عمارات، پیٹرول درآمد کرنا وغیرہ۔ ملکی مالی امور اگر نوٹ چھاپ کر نمٹائے جائیں تو کئی طرح کی خرابیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ قرض لیکر گزارہ کرنا بھی بہت نقصان دہ ہوتا ہے۔ لہٰذا لوگوں کو بچت اور سرمایہ کاری؛ ایک محفوظ اور منافع بخش سرمایہ کاری کرنے پر آمادہ

کر کے انکے سرمایہ سے ہونے والی آمدن سے انہیں روزگار مہیا کرنے کا کام قابلِ تحسین سمجھا جانا چاہئے۔
جسطرح کہ گورنمنٹ ایمپلائیز کی تنخواہ (salari) سے کچھ رقم منہا کر کے سرمایہ کاری کرنا اور ریٹائرمنٹ پرانہیں ایک بڑی رقم یکشت ادا کرنا عملِ مستحسن ہے۔

چونکہ یہ ادارہ باہمی مفاد کے نظریہ کے تحت کام کرتا ہے،لوگوں کی رقوم نہ تو قرض ہوتی ہیں اور نہ ہی جوا بنتی ہیں ،لہٰذا نہ ہی الربوا (سود) اور نہ ہی المیسر ۔ بلکہ سرمایہ کاری ہے۔جیسا کہ روزنامہ ایکسپریس ملتان مؤرّخہ ۱۷ مئی ۲۰۱۸ء،۹ پر،NSC کے zonal head جناب ساجد منصور حفیظ صاحب کے شائع ہونے والے article میں انہوں نے لکھا:نیشنل سیونگز کی تمام سکیمیں منافع بخش ہیں اور انمیں سرمایہ کاری بھی محفوظ ہے۔اس سے پتہ چلا قومی بچت میں سرمایہ کاری، نہ قرض ہے اور نہ ہی جوا۔

اگر قرض کے معاملہ میں غور کریں تو:

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ۔

حضرت علی المرتضٰی ،ابن مسعود،ابن عمر،فضالۃ بن عبید (صحابہ)

امام اعظم ابوحنیفۃ ،المغیرہ ،عطاً بن یعقوب (تابعین)

مالک ،ترمذی ،نسائی ۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام ابوبکر الجصاص ،الزجاج ،محمد امین الشامی ،بحر الرائق ،عبدالحق الدہلوی ،صاحب تنویر ،احمد بن محمد القدوری ،قبلۃ العالم مہر علی شاہ ،احمد رضا الحسنی ،امجد العلی الحسنی رضی اللہ عنہم اجمعین ،فتوی ھندیہ اور دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے حوالہ جات ''نوٹ کے زمانہ میں ربوا'' (من ہذا) میں درج ہو چکے کہ:

''مقرض (قرض دینے والا) کوئی سی بھی منفعت کے پانے کی شرط پر قرض دے تو وہ منفعت سود ہوگی اور اگر مستقرض (قرض لینے والا) خود کوئی منفعت مہیا کرے تو نہ صرف یہ کہ یہ سود نہ ہوگی بلکہ شکریہ اور تحفہ ہوگی۔

اسپر دلیل:

(۱)...وقد قال ﷺ للوزان فی ثمن سراویل اشتراہا:''زِن وارجح ![شلوار ادھار خریدی تھی ،ادائگی کے وقت ثمن تول کر دینے والے سے فرمایا:تول اور جھکتا تول۔(ترمذی،نسائی)

(۲) کسی نے ابن مسعود سے عرض کی:' میں نے کسی سے ۵۰۰ درہم قرض لیے تھے۔شرط یہ تھی کہ میرا

گھوڑا، وہ شخص استعمال کریگا۔ آپنے جواب دیا: جس قدر وہ تیرا گھوڑا استعمال کریگا اتنا سود ہوگا۔ (بیہقی)

(۳) قال ابن عمر رضی اللہ عنہما: القرض الی اجلٍ، لاباْ س بہ۔ وان اعطیٰ افضل من دراہمہ "مالم یشترط"

(۴) المغیر ۃ قال قلتُ لابن عمر: انّی اسلف جیرانی فیقضونی اجود من دراہمی؟ قال: لاباْ س بہ مالم تشترط

(۵) عطاء بن یعقوب، قال: استسلف منی ابنُ عمر الف دراہم فقضانی اجود من دراہمی وقال، ما کان فیہا من فصلٍ فہو نائلٌ منی الیک، اتقبلہٗ؟ قلت نعم۔ (بخاری)

(۶) ابن عمر نے فرمایا:...(مقروض گر) تیرے دیے سے کم ادا کرے، تو نے لیلیا تو تجھے ثواب ملیگا اور اگر اسنے اپنی خوشی سے بہتر (زیادہ) ادا کیے، تو یہ ایک شکریہ ہے جو اسنے ادا کیا۔ (بہار شریعت، مؤطا مالک)

اسی طرح جوا کا مسئلہ میں بھی علماءِ اسلام کا حوالہ پیش کیا گیا۔ اس طرح کل عام و خاص مسلم کو اپنی معلومات کی اصلاح کا بہترین موقع میسر کیا گیا ہے ہر صلح کار کے لئے۔

امرِ یقینی:

اصغر العباد راقم الحروف جو کچھ کہ تصنیف کرتا ہے پوری ذمہ داری کے ساتھ اصل کتب کے مطالعہ کے بعد لکھتا ہے۔ مختلف اداروں یعنی قومی بچت، انشورنس کمپنیاں بینکس اور اقتصادیات کے معلم، پروفیسرز سے مکالمہ کے بعد حیطہِ تحریر میں لاتا ہے۔ یہ مضمون چونکہ حلّت و حرمت سے براہراست متعلق ہیں، اسلئے اس محدود وسائل و ذرائع کے حامل محمد نبراس کا محکم علم اور مستحکم اعتقاد والے قابلِ صد احترام اہل اسلام سے التماس ہے کہ اگر پیش کردہ شدہ اصول و قواعد اور دلائل کے علاوہ کوئی مواد ہو جو اسکے خلاف واضح اور مضبوط دلیل بنتا ہو تو اس محتاج الیٰ اللہ والیٰ الرسول کی مدد اور نصیحت کے ارادہ سے مہیا کریں۔ جہاں سوءِ فہم یا خطاً ہوئی ہوگی یہ ملتمس ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ یاد کریگا۔

محمد نبراس اصغر العباد، رحمہ اللہ ورسولہٗ فی العُدّ ۃ والمعاد۔

معرفت: خطیب مسجدِ جامع حضرت الشیخ الجامع۔ گھوٹوی روڈ، ملوک شاہ، بہاول پور کینٹ۔

مؤرّخہ: جمعرات، ۱۲، ذوقعدہ، ۱۴۳۹ھ۔ ۲۶، جولائی، ۲۰۱۸ء